



سوال

ولایت کی علامات کیا ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی غیر اللہ سے، جسے انسان ولی اللہ سمجھتا ہو، استغاثہ کے بارے میں کیا حکم ہے، نیز یہ فرمائیں کہ ولایت کی علامات کیا ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

علامات ولایت کو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے:

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَأَخْوَفُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُمْسِكُونَ (۲) تَقْوَىٰ، بِلَا شَرِبَهُ جَوْشَخُصْ مَوْمِنٍ أَوْرِ مَسْتَقِيٍّ وَرَبْمِيرَ كَارِهُوْهُ اللّٰهُ كَاوَلِي هِبْهُ أَوْرِ جَوْشَخُصْ اللّٰهُ تَعَالَى كِبْ سَاثَهْ شَرْكُ كَرَسْ وَهُ اللّٰهُ تَعَالَى كَا

”سن رکھو! بے شک جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے۔ (یعنی) وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔“

یہ ہیں ولایت کی علامات: (۱) اللہ کی ذات ایمان اور (۲) تقویٰ، بلاشبہ جو شخص مومن اور مستقی پرہیزگار ہو وہ اللہ کا ولی ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے وہ اللہ تعالیٰ کا دوست نہیں بلکہ اس کا دشمن ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَعَلِيًّا لِرُسُلِهِ وَجَبْرَيْلَ وَمِيكَائِيلَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ ۙ ۹۸ ... سورة البقرة

”جو شخص اللہ کا اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو ایسے کافروں کا اللہ دشمن ہے۔“

پس جو انسان بھی کسی غیر اللہ کو پرکارے یا غیر اللہ سے کسی ایسے کام کے لیے فریاد کرے جس کے کرنے کی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور میں قدرت نہ ہو، وہ مشرک اور کافر ہے، وہ اللہ کا ولی نہیں، وہ شخص خواہ کتنے ہی دعوے کیوں نہ کرے۔ توحید، ایمان اور تقویٰ کے بغیر اس کے ولی ہونے کے دعوے جھوٹے اور ولایت کے منافی ہیں۔

ان امور کے بارے میں مسلمان بھائیوں کو میری نصیحت یہ ہے کہ وہ ان لوگوں سے فریب خوردہ نہ ہوں بلکہ انہیں اس سلسلے میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے تاکہ ان کی امید، ان کا توکل اور ان کا اعتماد اللہ وحدہ کی ذات پاک پر قائم و دائم رہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات بابرکات پر ان کا ایمان ہو اور اسی سے انہیں استقرار و اطمینان حاصل ہونا ہوتا کہ یہ لوگ ان لمیروں کے ہاتھوں سے اپنے اموال کو بھی بچا سکیں جو یہ ڈھونگ رچائے ہوئے ہیں کیونکہ ان امور میں کتاب و سنت کے ساتھ وابستگی کی بنیاد پر ہی ان لوگوں کو



فریب نفس میں مبتلا ہونے سے دور رکھا جاسکتا ہے جو اپنے آپ کو بھی سادات کہلاتے ہیں اور بھی اولیاء۔ اگر آپ ان کا بغور جائزہ لیں تو انہیں سیادت و ولایت سے کوسوں دور پائیں گے اور اس کے برعکس جو اللہ تعالیٰ کا سچا ولی ہوگا وہ بھی اپنی ولایت کا دعویٰ کرے گا نہ تعظیم و توقیر کا ہالہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہوگا۔ وہ مومن و متقی ہوگا، مخفی رہے گا اور اپنے آپ کو ظاہر نہیں کرے گا۔ شہرت کو پسند کرے گا نہ اس بات کو کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں، یا خوف اور امید میں اس سے وابستہ ہوں۔ انسان کا یہ ارادہ و خواہش کہ لوگ اس کی تعظیم کریں، اس کا احترام بجالائیں، اس کی عظمت کے گن گائیں اور وہ بذات خود لوگوں کا مرجع و ماویٰ بن جائے، یہ تقویٰ اور ولایت کے منافی ہے، اسی لیے حدیث میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اس لیے علم حاصل کرے تاکہ وہ بے وقوفوں کے ساتھ جھگڑا کرے یا علماء کے ساتھ مناظرہ کرے یا لوگوں کے چہروں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو وہ فلاں فلاں وعید کا مستحق ہوگا۔ [1] اس حدیث میں ہمارا استدلال (أولئیرف وجوه الناس الیہ) ”تاکہ وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرے۔“ کے جملے سے ہے۔ چنانچہ جو لوگ ولایت کا دعویٰ کرتے ہیں اور لوگوں کے چہروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ولایت سے بہت دور ہیں۔

مسلمان بھائیوں سے میری نصیحت یہ ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں سے فریب نہ کھائیں بلکہ کتاب اللہ اور سنت رسول کی طرف رجوع کریں اور اپنی تمام ترامید میں اللہ وحدہ لا شریک کی ذات پاک ہی سے وابستہ رکھیں۔

[1] جامع الترمذی، العلم، باب ماجاء فیمن یطلب بعلمہ الدنیا، حدیث: ۲۶۵۴۔

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 144